محبوب رب ذوالمنن خواجہ بندہ نواز سید شاہ مصباح الحسن چشتی مودودی رضی اللہ عنہ
از:- حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی مظفر پوری
استاذ:- جامعہ صمدیہ دار الخیر، پھپھوند شریف، اوریا، یوپی

مصباح الفقہا، محبوب رب ذوالمنن خواجہ بندہ نواز سید شاہ مصباح الحسن چشتی مودودی قدس سرہ سید المفسرین سند المحققین حافظ بخاری سید شاہ عبد الصمد چشتی مودوی قد سرہ کے فرزند ارجمند اور علم وعمل ، زہد وتقویٰ سلوک ومعرفت میں اپنے والد ماجد کے سچے جا نشین تھے ،اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار اوصاف وکمالات سے نوازا تھا ،آپ اپنے وقت کے جلیل القدر محقق ، بے مثال مصنف ، باکمال واعظ اور جامع شرائط شیخ طریقت تھے ۔ذیل کی سطروں میں آپ کی حیات وخدمات کا ایک خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

ولادت باسعادت:

۷ ؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۴ھ بروزسہ شنبہ خواجہ بندہ نواز حضرت سید شاہ مصباح الحسن چشتی کی ولادت ہو ئی ۔ حضور حافظ بخاری نے آیت کریمہ ’’ فوھب اللہ لہ غلاماً زکیاً ‘‘سےماذ تاریخ کا استخراج فرمایا اور آپ کا نام ‘‘مصباح الحسن ’’ تجویز فرمایا۔

تعلیم وتر بیت:

حضورخواجہ بندہ نواز جب چار سال چار ماہ چار دن کے ہوئے تو رسم بسم اللہ خوانی ہوئی۔ قاعدہ بغدادی مولانا محمد حسین عاشق اکبر آبادی تلمیذ حضور حافظ بخاری سے پڑھا۔ ناظرہ قر آن مجید کی تعلیم حضرت مولانا اخلاق حسین صاحب خلف مولوی الطاف حسین حالی پا نی پتی سے حاصل کی۔ مولوی امیر حسن سہسوانی سے ہدایۃ النحو تک کا درس لیا۔ حضرت مولانا ابراہیم صاحب بدایونی سے کا فیہ شرح وقایہ شرح جامی اور شرح تہذیب تک کی تعلیم حاصل کی۔ ملا حسن نور الانوار اور شرح وقایہ کا درس حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود ہی دیا۔پھر اپنے وصال سے چند ماہ پیش تر ۱۳۲۳ھ میں استاذ العلما ،امام معقول و منقول، حضرت مولانا ہدایت اللہ رام پوری تلمیذ رشید حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی کی خدمت میں جون پور بھیجا۔ یہاں آپ کے ہم درسوں میں مصنف بہار شریعت صدر الشریعہ حضرت مولانا امجدعلی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ صدرا لشریعہ آپ کے بے تکلف اور ہم خیال دوستوں میں تھے۔ یہاں آپ مسلسل تین سال تک زیر تعلیم رہے۔ اور فقہ، اصول فقہ، منطق اور فلسفہ کی تعلیم حاصل کی۔ یہاں سے فراغت کے بعدشیخ المحدثین حضرت علامہ وصی احمد صاحب محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیلی بھیت حاضر ہوئے۔ یہاں بھی تین سال قیام فرمایا اور علم حدیث و تفسیر میں کمال حاصل کر نے کے ساتھ فتوی نویسی کی مشق بھی کی۔ حضرت محدث سورتی کی خدمت میں آنے والے اکثر استفتے کے جوابات آپ ہی تحریر فرماتے تھے۔

حصول علم کے غرض سے جون پور جانے کے پانچ مہینے بعد آپ کے والد ماجد حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔ وصال سے قبل آپ نے عہدہ سجاد گی کے لیے کسی کی صراحت نہیں فر مائی تھی، لیکن اپنے بعض ارشادات سے اس جانب اشارہ فر ما دیا تھا۔ مثلا یہ کہ وصال سے ایک ہفتہ قبل آپ نے اپنی زوجہ محترمہ کو اپنی مہر کی انگوٹھی اتار کر دی اور فرمایا کہ یہ اپنے صاحب زادہ مصباح الحسن کو دے دینا۔ اسی موقع پر ارشاد فر مایا: تمہارا لڑکا بہت اچھا ہو گیا ہے۔ کسی دوسرے موقع پر ارشاد فر مایا : مصباح الحسن مجھ سے اچھے ہوں گے۔

ان تمام فرموادت ا ور ارشادات کے پیش نظر آستانہ عالیہ صمدیہ کی سجادگی آپ کے سپرد ہوئی ا ور آپ صرف انیس سال کی عمر میں اس عظیم خانوادہ کے مسند ارشاد وہدایت پر متمکن ہو گئے۔آپ کے عہد سجاد گی میں آستانہ عالیہ صمدیہ سے دین و مذہب کی بڑی اہم خد مات انجام پائیں۔ آپ شریعت مطہرہ کے سخت پا بند تھے اور اپنے مریدین و معتقدین کو بھی پابندی شریعت کا سختی سے حکم دیا کرتے تھے۔اپنے زہد وتقوی ا ور بے کرا ں علم و فضل کی بنیاد پر مرجع عوام و خواص تھے۔ دور دراز علا قوں سے آپ کی خد مت میں استفتے آتے ، اور آپ ان کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں قلم بند فرمایا کرتے تھے۔

آپ اپنے اوقات کا بیشتر حصہ اپنی علمی مصروفیات میں گزار تے تھے۔ آپ نے اپنے علمی ذوق کی تسکین کے لیے مختلف علوم وفنون کی گراں قدر کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ آستانہ عالیہ کی لائبریری میں جمع فر ما لیا تھا۔ ان کتابوں میں بعض نادر و نایاب غیرمطبوعہ قلمی نسخے بھی ہیں۔ آپ نے ان کتابوں کا نہ صرف مطالعہ فر مایا بلکہ ان پر جابجا حواشی بھی رقم کیے۔ بعض مقامات پر غلطیوں کی اصلاح فرمائی اور اہل سنت کے موقف پر مزید دلائل کا اضافہ فرمایا۔ ان باتوں سے اندازہ ہو تا ہے کہ آپ نے ان کتابوں کابالاستیعاب مطالعہ فرمایا ہے۔ وفاء الوفا کا ایک قدیم نسخہ آستانہ عالیہ کی لائبریری میں موجود ہے جس میں آپ کی یہ تحریر موجو دہے: ”آج میں نے اس کتاب کا تیسری بار مطالعہ مکمل کیا۔“

خواجہ بندہ نواز کا تصلب فی الدین:

حضور خواجہ بندہ نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ عقائد اہل سنت پر نہایت تصلب اور سختی سے عمل پیراتھے، حمایتِ مذہب حق آپ کا خاص شیوہ تھا۔ وصایا شریف میں ارشاد فرماتے ہیں:

’’مذہب حقہ اہل سنت جس کا معیار اس زمانہ میں حضرت مولانا احمد رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بریلوی کی تصانیف ہیں یہی مسلک میرے حضرت قبلہ عالم کا تھا ا ور یہی مسلک حضرات پیران عظام سلسلہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تھا اور اسی کا میں پابند ہوں ۔ اس کی حمایت میں کسی مخالفت کی پرواہ نہیں کر نا چاہیے۔ اور پابندی مذہب کے لیے الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا پا بند رہنا چا ہیے۔اس سے ہٹنا بدمذہبی ہے۔ جس کی گنجا ئش نہ میں اپنے جا نشینوں کو دیتا ہوںاور نہ متوسلین کو‘‘

[ملفوظ مصابیح القلوب ص:۲۶٦]

اپنی تصنیف’’ ناسور وہابیت ‘‘ میں تحریر فرمایا:

’’میرے احباب سلسلہ اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ دو تعلق نہیں رکھ سکتے ، اگر خدا نخواستہ انہیں الیاسی جماعتوں سے دل چسپی ہے تو مجھ سے تعلق قطع کر لیں اور میرے ہم خیال ہو کر رہنا چاہتے ہیں توان جماعتوں سے علاحدہ رہیں کہ دو عملی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی نہ ذریعہ نجات بن سکتی ہے‘‘۔

[ناسور وہا بیت، ص: ٤٨]

یہی وجہ ہے کہ آپ شیعہ قادیانی غیر ،مقلداور دیوبندی و غیرہ فرق ضالہ کا رد نہایت واضح انداز میں فر مایا کرتے تھے۔تحریر و تقریر ہر طرح سے ان کے گمراہ کن نظریات کو واضح فر مایا۔

حضور خواجہ بندہ نواز اور رد بد مذہبیت:

جب ۱۷۷۲ھ میں مولوی الیاس کاندھلوی نے تبلیغی جماعت نامی تنظیم قائم کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں لینا شروع کیا تو جماعت اہل سنت میں اس جماعت کے تعلق سے چہ می گو ئیا ں شروع ہو ئیں۔ بعض حضرات نے اس کے تعلق سے نہایت مبہم جوابات دیے۔ لیکن جب حضور خواجہ بندہ نواز سید شاہ مصباح الحسن چشتی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس سلسلے میں استفسارات شروع ہو ئے تو آپ نے اس تنظیم کا ضرو ری لٹریچر منگواکر مطالعۂ فرمایا اور اس کی تردید میں ایک نہایت مدلل رسالہ’’ الیاسی جماعت یا ناسور وہابیت‘‘ کے نام سے تحریر فر ما کر واضح فرمادیا کہ اس جماعت کا تعلق دیابنہ وہا بیہ سے ہے ا ور اس کے نظریات اہل سنت کے نظریات سے متصادم ہیں۔ یہ رسالہ صرف ڈاک خرچ پر مفت تقسیم کیا گیا ۔ ملک کے مختلف گوشوں سے اس کی اس قدر مانگ ہو ئی کہ ایک ہزار کا پیاں چند دنوں میں ختم ہو گئیں ا ور فرمائشی خطوط آتے رہے۔معاصر علما کے سیکڑوں خطوط آئے جس میں آپ کو مبارک بادی پیش کی گئی۔

کاکوری کے بعض حضرات نے جب حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کیں ، خصوصا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان مین تو ہین آمیز کلمات کہے۔ تو خواجہ بندہ نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا زبر دست نوٹس لیا اور ان بد بختوں کی یا وہ گوئیوں کو کیفر کردار تک پہنچا نے کے لیے ایک رسا لہ ”بوارق العذاب لاعداء الاصحاب“ تحریر فر مایا۔ یہ رسالہ بھی مطبوع ہے اور آستانہ عالیہ کی لائبریری میں موجود ہے۔

ذوق شعر وسخن:

حضورخواجہ بندہ نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ شعر و سخن کا بھی اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔صنف نعت میں آپ طبع آزمائی فر مایا کرتے تھے۔آپ کی شاعری برائے شاعری نہیں تھی ، بلکہ یہ عشق حقیقی میں پیش آنےوالی کیفیات اور قلبی واردات کا ذریعۂ ا ظہار تھا، جنہیں الفاظ کا پیکر دے دیا جاتاتھا۔آپ کے اشعار جہاں آپ کے سوز دروں کی حقیقی ترجمان ہیں وہیں فنی خوبیوں سے بھی آراستہ ہیں۔ ذیل میں نمونے کے لیے آپ کے چند اشعار پیش کیے جاتے ہیں۔

محمد مصطفی صل علیٰ وہ مہر وحدت ہے
کہ جس کے پر تو رخ سے منور جملہ کثرت ہے
ہجوم عاشقاں ہے بے حجاب آج ان کی صورت ہے
بپا محشر میں محشر ہے قیامت میں قیا مت ہے
علو مرتبت کھل جائے ان کا دونوں عالم پر
یہی منشاۂ بعثت تھا یہی مقصود محشر ہے

•··········••✦✿✦••··········•

فرض ہے نا صیۂ شوق پہ سجدۂ تیرا
کاش مل جائے کہیں نقش کف پا تیرا
تو چھپے لاکھ مگر جذب تصور کی قسم
کھینچ لوں گا نگہ شوق میں نقشہ تیرا

•··········••✦✿✦••··········•

ہر اک شئ کا وہ مبدا ہے یہ منصوص شریعت ہے
وہی ہے منتہا سب کا یہ مضمون طریقت ہے
مگر مصباح کہتا ہے بشر ہیں اس جگہ حیراں
محمد کو خدا جانے یہ عرفان حقیقت ہے

•··········••✦✿✦••··········•

حضور خواجہ بندہ نواز ہکی تصنیفات:

مصبا ح الفقہا حضرت خواجہ بندہ نواز شاہ سید مصباح الحسن چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خانقاہ صمدیہ مصباحیہ دارالخیر پھپھوند شریف کی سجادگی اور ارشاد وہدایت کی اہم مصروفیات کے درمیان حسب ضرورت تصنیف وتا لیف کا عمل بھی جاری رکھا ،آپ کی دستیاب تصانیف درج ذیل ہیں:

ناسور وہا بیت

حقائق قرآن

بوارق العذاب لاعداء الاصحاب

فتاویٰ مصباحیہ

مصباح مدحت [نعت منقبت کا مجموعہ، مرتبہ: مخدومی الکریم حضرت حافظ وقاری سید محمد منظر چشتی دام ظلہ العالی]

حضور بندہ نواز کی فتویٰ نویسی:

رئیس الفقہا حضرت خوجہ بندہ نواز سید شاہ مصباح الحسن چشتی مودودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عہد کے ایک عمدہ فقیہ اورتجر بہ کار مفتی بھی تھے ،حضور حافظ بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد آستانہ عالیہ صمدیہ مصباحیہ کے دارالافتا کی ساری ذمہ داریاں آپ ہی سنبھالا کر تے ، آستانہ عالیہ کے وسیع حلقہ اور آپ کی علمی شہرت ومقبولیت کی وجہ سے دور دراز علاقوں سے استفتے آیا کرتے تھے، قرآن وحدیث اور فقہ حنفی کی روشنی میں آپ ان کے نہایت مدلل ومبرہن جوابات رقم فرمایا کرتے تھے۔ فتویٰ نویسی کا اہم اور مبارک کام آپ نے پوری زندگی انجام دیا،حضور حافظ بخاری خواجہ سید عبد الصمد چشتی مودودی قدس سرہ کے بعد آستانہ عالیہ صمدیہ پھپھوند شریف کی علمی وروحانی قیادت کے ساتھ فتویٰ نویسی کی تمام تر ذمہ داریاں آپ ہی سر انجام دیتے تھے ، لیکن افسوس کہ ایک طویل زمانے تک آپ کے دارالافتا میں نقل فتا ویٰ کا کوئی اہتمام نہیں تھا، جو کچھ محفوظ ہو سکاو ہ عمر مبارک کے آخری حصے کے فتاویٰ ہیں ، جنھیں ایک چوتھائی بھی نہیں کہا جا سکتا ،کاش آپ کے قلم حق رقم سے نکلے ہوئے تمام گراں قدر فتاوے نقل ہو گئے ہوتے تو آج قوم کے لیے ایک بڑا خزانہ اور فقہ کا ایک عظیم سر مایہ ہوتا ۔اللہ کا شکر ہے کہ آپ کے دستیاب فتاوے کا مجموعہ جامعہ صمدیہ کے شیخ الحدیث و صدرالمدرسین حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد انفاس الحسن چشتی صاحب قبلہ دامت برکاتہ کی کوششوں سے تحقیق، تخریج، ترتیب اور تحشیہ کے ساتھ ’’ فتاویٰ مصباحیہ ‘‘ کے نام سے منظر عام پر آ کر مقبول خاص و عام ہو چکا ہے۔

از:- حضرت مولانا غلام جیلانی مصباحی مظفر پوری
استاذ:- جامعہ صمدیہ دار الخیر، پھپھوند شریف، اوریا، یوپی